اللہ جل جلالہ

خطباتِ فقیر

جلد دوم

◎ اسلام میرا پسندیدہ دین کیوں؟
◎ اسلام اور سائنس
◎ ہمارا پروردگار
◎ عشق رسول ﷺ
◎ سوزِ عشق اور کیف علم
◎ مثبت سوچ اور منفی سوچ
◎ صوفیائے کرام اور جہاد
◎ سلف صالحین کے سبق آموز واقعات
◎ اسلام میں عورت کا مقام

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مفکرِ اسلام

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ، فیصل آباد
☎ +92-041-2618003

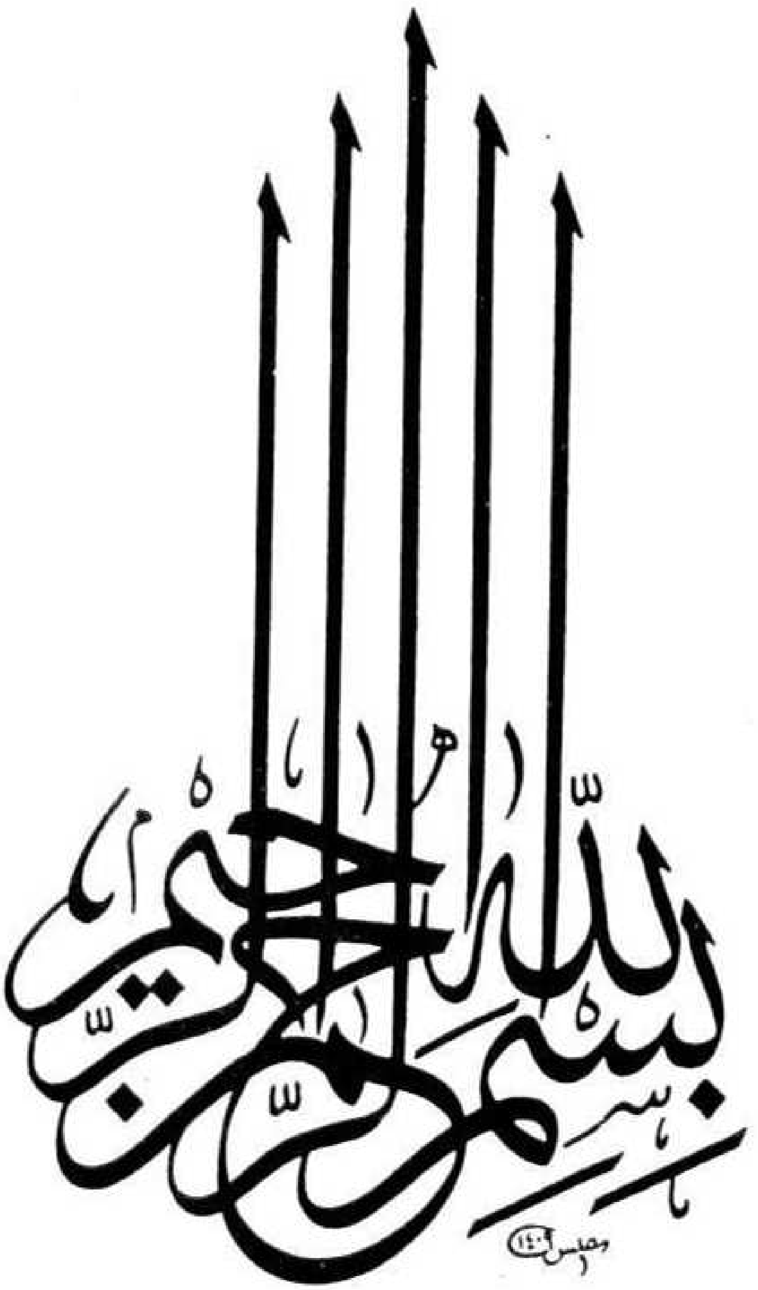
بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	پیش لفظ	13
	عرض ناشر	15
1	اسلام میرا پسندیدہ دین کیوں	17
	دین انسانی ضرورت ہے	17
	اسلام ہی پسندیدہ دین ہے	17
	ادیان عالم پر اسلام کی فضیلت	18
	آسمانی کتب کا تاریخی جائزہ	18
	زبور میں تحریف	19
	تورات میں ردوبدل	19
	اورل لا (Oral Law) کی حقیقت	19
	انجیل میں تحریف	20
	عیسائیوں کو لاجواب کردینے والے سوالات	20
	سویڈن میں ایک عیسائی لڑکی سے مکالمہ	21
	انجیل کا ترجمہ کیسے کیا گیا؟	21
	زرتشت مذہب کی کتب کا جائزہ	22
	بدھ مت کی کتب کا حال	23
	اسلام میں حفاظت قرآن	23
	پتوں پر لکھا ہوا قرآن مجید	23
	صدیق اکبرؓ کے دور میں قرآن مجید کی حفاظت	24
	حضرت عثمان غنیؓ کے نسخہ جات	24
	قرآن مجید کے بارے میں	24
	دشمنوں کی گواہی	
	قرآن مجید کی زبان بھی محفوظ ہے	25
	نبی اکرم ﷺ کی سیرت محفوظ ہے	25
	اسلام دین فطرت ہے	25
	اسلامی عبادات سادہ اور قابل عمل ہیں	26
	اسلام عالمی دین ہے	29
	اسلام کامل دین ہے	29
	اسلام علم و برہان کا حامی ہے	30
	اسلام اخوت کاملہ کا دین ہے	31
	اسلام مساوات عامہ کا حامی اور داعی ہے	32
	اسلامی شریعت کو انسانی قوانین پر برتری حاصل ہے	33
	بنیادی حقوق میں اسلامی شریعت کا امتیاز	34
	ازدواجی زندگی کے اصول و ضوابط	34
	اسلام اور مسئلہ غلامی	35
	کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟	37
2	اسلام اور سائنس	41
	جدید سائنسی تحقیق کا محور	41
	منصف لوگ قرآن کی نظر میں	41

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	سائنس کیا ہے؟	42
	اسلام اور فارماکالوجی	42
	کیمسٹری اور فزکس کیا ہیں؟	43
	اسلام اور زوالوجی	43
	ٹیکنالوجی کسے کہتے ہیں؟	43
	ٹیکنالوجی کے دلائل قرآن مجید	44
	کی روشنی میں	
	کیمیکل انجینئرنگ کی مثال	44
	وڈ(Wood) انجینئرنگ کی	44
	مثال	45
	سول انجینئرنگ کی مثال	45
	اسلام اور سیاحت کا علم	45
	تفریق الخلق اسلامی حکم ہے	46
	سائنس اسلام کے ترازو پر	46
	پانی زندگی کا لازمی جزو ہے	47
	ایٹم اور مالیکیول کا تصور قرآن	47
	کی روشنی میں	
	انسان کی حفاظت کا قدرتی	48
	انتظام	
	بنگلہ دیش میں میٹرائٹ	48
	(metriots) کی بارش	
	اسلام اور سائنس کی رو سے	48
	کائنات کا انجام	
	اسلامی تعلیمات میں (Black	49
	Holes) کا تصور	
	آج کا دور تیز ترین دور ہے	51

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	اسلام اور سائنس کا چاند دیکھنے	52
	کے بارے میں موقف	
	اسلام میں ٹیکنالوجی کے فروغ	53
	کیلئے ٹھوس دلائل	
	محمد بن قاسم کا عظیم کارنامہ	54
	حضرت امام شافعیؒ کے علمی	55
	کمالات	
	مسلمان سائنس دانوں کی	55
	خدمات	
	حکیم ترمذیؒ کی سائنسی خدمات	56
	مرزا الغ بیگ اور خلائی سفر کا	56
	تصور	
	محمد بن موسیٰ الخوارزمی کے	56
	سائنسی کارنامے	
	مسلمان سائنس دانوں کو	57
	پذیرائی نہ ملنے کی وجہ	
	دینی اداروں کی اہمیت تاریخ	57
	کے حوالے سے	
	اللہ رب العزت کا وعدہ	57
	مسلمان سائنسدانوں کا اجمالی	58
	تعارف	
	لمحہ فکریہ	58
3	**ہمارا پروردگار**	61
	رب کا لفظی معنی	61
	عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ کی	61
	ربوبیت کا اقرار	

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	انسان کی پیدائش اور رب کا لفظ	62
	دہریوں کو لاجواب کر دینے والی آیت	62
	حضرت عمران کی بیوی اور بیٹی کا اللہ تعالیٰ پر یقین	62
	حضرت زکریا کی دعا	63
	حضرت ہاجرہ کا اللہ تعالیٰ پر یقین	64
	حضرت ابراہیم کا اللہ تعالیٰ پر یقین	64
	بچے کی ضروریات کون پوری کرتا ہے؟	64
	اللہ تعالیٰ کے سامنے رونے کی اہمیت	65
	ماں باپ جسمانی مربی ہوتے ہیں	65
	سب کی ضرورتیں پوری کرنے والا "اللہ تعالیٰ" ہے	66
	حضرت موسیٰ کی پرورش کا عجیب واقعہ	67
	ہم نے کس کو رب بنا رکھا ہے؟	69
	جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا	70
	حضرت انس کے رزق میں برکت	70
	خاندانی منصوبہ بندی والوں کے غلط اندازے	71
	خاندانی منصوبہ بندی کی اصل وجہ	72
	خاندانی منصوبہ بندی کا توڑ	72
	اللہ پر یقین کا مطلب	73
	رزق میں برکت کا ایک عجیب واقعہ	73
	رزق میں بے برکتی کی بنیادی وجہ	74
	فقر اور غنیٰ کے راستے میں فرق	75
	جادوگروں کا واقعہ	75
	قوم موسیٰ کیلئے بارہ راستے بننے کا واقعہ	76
	پتھر سے چشمے جاری ہونے کا واقعہ	77
	حضرت موسیٰ کا اللہ تعالیٰ پر یقین	77
	حضرت موسیٰ کی شادی کا واقعہ	78
	انبیائے کرام نے کس نام سے دعائیں کیں؟	79
	ہمیں کس طرح مانگنا سکھایا گیا؟	80
	قبر و حشر اور جنت و دوزخ میں رب کا لفظ	80
	تصوف و سلوک کا مقصد	81
	تین اہم باتیں	81
	ایک بیوہ بیٹی کا سالانہ رزق	82

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	بند پتھر میں روزی	82
	ایک متوکل وکیل کی سبق آموز داستان	83
	اہل دنیا کیلئے چیلنج	85
4	**عشق رسول ﷺ**	87
	تذکرہ رسول ﷺ	87
	عظمت رسول ﷺ	88
	عشق رسول ﷺ	89
	سراپائے رسول ﷺ	90
	لعاب رسول ﷺ	91
	پسینہ رسول ﷺ	91
	لمس رسول ﷺ	92
	تاجدار مدینہ ﷺ کی نسبی عفت و عصمت	93
	نبوت کی بہترین دلیل	93
	حضرت محمد ﷺ رحمت ہی رحمت	94
	انسانوں کیلئے رحمت	94
	جانوروں کیلئے رحمت	95
	عورتوں کیلئے رحمت	95
	بوڑھوں کیلئے رحمت	96
	مزدوروں کیلئے رحمت	96
	چھوٹوں کیلئے رحمت	96
	فرشتوں کیلئے رحمت	96
	دشمنوں کیلئے رحمت	97
	پتھروں کا آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا	97
	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حضور ﷺ سے محبت	97
	حسن رسول ﷺ کے سامنے چاند کی حیثیت	98
	سیدہ ام حبیبہؓ کا عشق رسولؐ	98
	حضرت صدیق اکبرؓ کا عشق رسول ﷺ	98
	حضرت عمرؓ کا عشق رسولؐ	100
	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول ﷺ	100
	حضرت علیؓ کا عشق رسولؐ	101
	حضرت حسان بن ثابتؓ کا عشق رسول ﷺ	101
	حضرت حذیفہؓ کا عشق رسولؐ	102
	ایک صحابیہؓ کا عشق رسولؐ	102
	محبوب ﷺ کے کوچے میں رات	103
	زندگی کی آخری حسرت	104
	سب سے بڑی خوشخبری	104
	عشق رسول ﷺ میں کھجور کے تنے کا رونا	105
	حضرت عبداللہ بن زیدؓ کا عشق رسول ﷺ	105
	حضرت شبلیؒ کی حضور ﷺ سے محبت	106

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	علمائے دیوبند اور عشق رسول ؐ	106
	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ کا عشق رسول ﷺ	106
	علمائے دیوبند کا فقید المثال عقیدہ	108
	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا عشق رسول ﷺ	108
	حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ کا عشق رسول ﷺ	109
	عاشق کی پہچان	110
	خواجہ عبدالمالک صدیقی ؒ کا عشق رسول ﷺ	111
	عشق رسول ﷺ کا ایک عجیب واقعہ	111
	عاشق فقیر کا واقعہ	112
5	**سوز عشق اور کیف علم**	115
	اولاد آدم ؑ کے دو گروہ	115
	اولاد آدم کی اللہ تعالیٰ سے پہلی گفتگو	116
	انسانیت کیلئے دو بیش بہا تحفے	116
	دل اور دماغ کی غذا	117
	سوز عشق اور کیف علم کی حقیقت	117
	دل کی فوقیت عقل پر	119
	عشق اور علم کا باہمی تعلق	119
	صرف عشق بدعات کا ماخذ ہے	119
	صرف علم تکبر پیدا کرتا ہے	120
	اہل علم حضرات کیلئے مفید مشورہ	120
	خاکی اصل بن کر رہنے کی فضیلت	121
	آتشی اصل بن کر رہنے کی مذمت	122
	صحابہ کرام ؓ میں سوز عشق اور کیف علم	123
	سوز عشق میں سرمست شخصیت سیدنا صدیق اکبر ؓ	123
	سلسلہ نقشبندیہ میں علوم نبوت	125
	بے علمی کی مذمت	126
	رابطہ شیخ کیا ہے؟	126
	حضرت عبدالقدوس ؒ کے پوتے کی سچی طلب	126
	عشق کے نتیجے سے دریا کا رخ بدل دیا	128
	مفتو کی سچی طلب کے ثمرات	129
	سوز عشق اور کیف علم حاصل کرنے کے ذرائع	130
	ایک غلط فہمی کا ازالہ	131
	دل کی حسرت	131
6	**مشیت اور منفی سوچ**	133
	زندگی گزارنے کے دو انداز	134
	ایک اشکال کا جواب	134

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	جدید سائنس کی بنیاد	134
	روح کی فوقیت مادے پر	135
	سوچنے کے دو انداز	136
	اختلاف رائے	137
	اختلاف رائے کی مثالیں	137
	بہترین اصول زندگی	138
	ساس بہو کے جھگڑوں کا بہترین حل	138
	ذاتی واقعہ	139
	ایک انجینئر اور اس کے بیٹے کی سوچ	139
	قراء حضرات کیلئے چند اصلاحی مشورے	140
	سوچ کا اثر عملی زندگی پر	142
	ایک باکسر کی مثال	144
	حضرت داؤدؑ کا ایک دلچسپ واقعہ	144
	خیر خواہی مثبت سوچ میں ہے	145
	مقصد کے تعین میں مثبت سوچ کا کردار	145
	ایک یورپی مصنف کی دلچسپ مثال	146
	موت کی علامات پانے پر ڈاکٹر کی ذمہ داری	147
	بلند ہمتی.... اللہ کی مدد کا محور	148
	زندگی کی مہلت اور سائنس کی	148

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	ذمہ داری	
7	صوفیائے کرام اور جہاد	151
	سلوک کسے کہتے ہیں؟	151
	انقلابی نظریہ حیات	151
	دل کی گرہ کیسے کھلتی ہے؟	152
	اللہ سے ملنے کا شارٹ کٹ راستہ	152
	اللہ والوں کا زہد	153
	اللہ کی محبت میں فنا ہونے کا مقام	154
	سیدنا صدیق اکبرؓ کا انداز محبت	155
	محبت والوں کی راتیں	155
	محبت الہی کی برکات	156
	تصوف پر اعتراض کا جواب	156
	ناکارہ فتنہ کا توڑ کس نے کیا؟	157
	شیخ احمد شریفؒ اور ان کے مریدین کا جہاد	158
	امیر عبدالقادر کا جہاد	159
	روس میں مشائخ صوفیاء کا جہاد	159
	سید جمال الدین افغانیؒ کا جہاد	160
	برصغیر کے صوفیاء کا جہاد میں کردار	160
	محبت الہی کیسے پیدا ہوتی ہے؟	162
	اللہ تعالی کے دیدار کی کیفیت	163
	اللہ تعالی کو اپنی آرزو بنالیں	164

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
8	سلف صالحین کے سبق آموز واقعات	167
	دو عظیم نعمتیں	167
	عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم	167
	صحابہ کرامؓ کا فقہی اختلاف ہمارے لیئے رحمت ہے	168
	خلفائے راشدین کی بلندیوں کی ترتیب	169
	خلفائے راشدین کا تکیہ کلام	170
	صحابہ کرامؓ کے دو بہترین اوصاف	170
	سیدنا صدیق اکبرؓ کا عشق رسول ﷺ	170
	سیدنا صدیق اکبرؓ اور اتباع رسول ﷺ	172
	حضرت عمرؓ کا عشق رسولؐ	173
	صحابہ کرامؓ اور اجتہاد	173
	تابعین کا دور	174
	فقہائے سبعہ مدینہ	174
	ائمہ اربعہ کا احسان	174
	امام ابوحنیفہؒ کی تقلید عہد صحابہؓ میں	175
	محدثین اور فقہاء کے فرائض منصبی	175
	امام اعظمؒ اور شجرہ محدثین	175
	امام ابوحنیفہؒ کا خلیفہ منصور کو لاجواب کرنا	176
	امام ابوحنیفہؒ کی معاملہ فہمی کا واقعہ	178
	امام ابوحنیفہؒ کے علمی کمالات	179
	عجیب سوال کا حیران کن جواب	180
	امام مالکؒ کا عشق نبوی ﷺ	180
	امام شافعیؒ کا مقام	181
	امام احمد بن حنبلؒ کی استقامت	181
	رزق حلال کے انوارات	182
	فتنہ قتل کا آغاز	182
	امت مسلمہ کی کمزوری کی بنیادی وجہ	183
	تاتاری فتنہ میں مسلمانوں کا نقصان	183
	تاتاری فتنے کا توڑ	185
	حضرت مجدد الف ثانیؒ کے کارنامے	186
	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی خدمات	187
	شاہ ولی اللہ کے خاندان میں علم کا شوق	187
	برصغیر میں انگریز کا ظلم و ستم	188
	برصغیر میں علوم و فنون کے مراکز	189
	دیوبند میں مدرسہ کا قیام	189

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	دارالعلوم دیوبند کا سنگ بنیاد	189
	حضرت شاہ حسین احمدؒ کی کیفیت قلبی	190
	ایک حسین خواب	190
	دارالعلوم دیوبند کی جامعیت	191
	حضرت شیخ الہندؒ پر علوم و معارف کی بارش	191
	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے محبت	192
	حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا عشق رسولؐ	193
	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو خلافت ملنے کا واقعہ	193
	نواب صاحب کی اصلاح	193
	مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی تواضع	194
	حضرت انور شاہ کشمیریؒ کا بے مثال حافظہ	194
	حضرت شیخ الہندؒ کا غیر معمولی حافظہ	195
	حضرت مولانا یحییٰؒ کی یادداشت کا کمال	195
	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی حاضر جوابی	195
	دارالعلوم دیوبند کی جامعیت کی	196

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا اللہ پر توکل	197
	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی عجیب معذرت	198
	شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کا علمی ذوق	198
	شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کا شرم و حیا	199
	برائے تکمیل میں پندرہ سال	199
	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور ادب	199
	علامہ انور شاہ کشمیریؒ کو عروج کیسے ملا؟	200
	استاد کا احترام علمائے دیوبند کا خاصہ	200
	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک گرانقدر ملفوظ	201
	لمحہ فکریہ	201
9	**اسلام میں عورت کا مقام**	205
	زمانہ جاہلیت میں عورت کے حقوق کی پامالی	205
	آمد رسول ﷺ اور نوید مسرت	206
	اسلام دشمن قوتوں کا پروپیگنڈہ	206
	اسلام میں پردے کا حکم	206
	سویڈن میں بے پردگی کے دو مضر اثرات	207

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	پردہ کی پابندی کے خوشگوار اثرات	208
	یورپ میں بے پردہ عورت کی زبوں حالی	208
	عورت گھر کی ملکہ	209
	اسلام میں عورت کے ساتھ اتنی نرمی کیوں؟	209
	پاکستان میں ایک عجیب پروپیگنڈہ	209
	دیت کے بارے میں شریعت کا حکم	210
	عورت کی گواہی آدھی ہونے میں حکمت	210
	بہت اچھا سوال	211
	بہت اچھا جواب	211
	عورت کی زندگی کے مختلف مدارج	212
	لڑکی کی پیدائش	212
	کنواری لڑکی کی وفات	212
	شادی شدہ عورت کے اجر میں اضافہ	212
	اللہ تعالیٰ کی سفارش	213
	حمل ٹھہرنے پر گناہوں کی بخشش	213
	دوران حمل کراہنے پر اجر	213
	دردِ زہ پر اجر و ثواب	214
	دوران زچگی مرنے والی عورت شہید ہے	214
	بچہ کی پیدائش پر گناہوں کی بخشش	214
	بچے کو پہلا لفظ اللہ سکھانے پر اجر	214
	بچے کو ناظرہ قرآن پاک پڑھانے کی فضیلت	215
	بچے کو قرآن پاک حفظ کرانے کی فضیلت	215
	گھریلو کام کاج پر اجر	215
	گھریلو کام کاج پر اجر نہ ملنے کی وجہ	216
	صحیح نیت.....ایک اہم مسئلہ	216
	گھر کی صفائی کس نیت سے کی جائے؟	217
	شادی کے بعد ماں باپ کو ملنے کی فضیلت	218
	بچوں کی صحیح تربیت نہ ہونے کی بنیادی وجہ	218
	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے بچپن کا واقعہ	219
	لمحہ فکریہ	220
	ایک صحابیہؓ کا قرآن پاک سے لگاؤ	221
	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذوقِ عبادت	221
	چاشت کی نماز اور رزق میں برکت	222
	خلاصہ کلام	222

☆☆☆☆☆

پیش لفظ

الحمد لله الذی نور قلوب العارفین بنور الایمان

وشرح صدور الصادقین بالتوحید والایقان وصلی الله تعالی علی

خیر خلقه سیدنا محمد وعلی اله واصحابه اجمعین۔ اما بعد!

اسلام نے امت مسلمہ کو ایسے مشاہیر سے نوازا ہے جن کی مثال دیگر مذاہب میں ملنا مشکل ہے۔ اس اعتبار سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صف اول کے سپاہی ہیں۔ جن میں سے ہر ہر صحابی الصحابی کالنجوم کے مصداق چمکتے ہوئے ستارے کے مانند ہے جس کی روشنی میں چلنے والے اھتدیتم کی بشارت عظمی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور رشد وہدایت ان کے قدم چومتی ہے۔ بعد ازاں ایسی ایسی روحانی شخصیات صفحۂ ہستی پر رونق افروز ہوئیں کہ وقت کی ریت پر اپنے قدموں کے نشانات چھوڑ گئیں۔ سائنس کے میدان میں بھی ایسی باکمال ہستیاں پیدا ہوئیں کہ جن کے نظریات اور تجربات کو بنیاد بنا کر آج کا انسان چاند پر قدم رکھ چکا ہے۔

عہد حاضر کی ایک نابغہ عصر شخصیت شہسوار میدان طریقت، غواص دریائے حقیقت، منبع اسرار، مرقع انوار، زاہد زمانہ، عابد یگانہ، خاصہ خاصان نقشبند، سرمایہ خاندان نقشبند حضرت اقدس مولانا پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالی مادامت الشمار واللیالی ہیں۔ آپ منشور (Prism) کی طرح ایک ایسی پہلو دار شخصیت کے حامل ہیں کہ جس پہلو سے بھی دیکھا جائے اس میں قوس قزح کی مانند رنگ سمٹے ہوئے نظر

آتے ہیں۔ آپ کے بیانات میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ حاضرین کے دل موم ہو جاتے ہیں۔ عاجز کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ ان خطبات کو تحریری شکل میں یکجا کر دیا جائے تو عوام الناس کے لیئے فائدہ کا باعث ہوں گے چنانچہ عاجز نے تمام خطبات شریف صفحہ قرطاس پر رقم کر کے حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں تصحیح کیلئے پیش کئے۔ الحمدللہ کہ حضرت اقدس دامت برکاتہم نے اپنی گوناں گوں بین لاقوامی مصروفیات کے باوجود ذرہ نوازی فرماتے ہوئے نہ صرف ان کی تصحیح فرمائی بلکہ ان کی ترتیب و تزئین کو پسند بھی فرمایا۔ یہ انہی کی دعائیں اور توجہات ہیں کہ اس عاجز کے ہاتھوں یہ کتاب مرتب ہو سکی۔

ممنون ہوں میں آپ کی نظر انتخاب کا

عاجز حضرت مولانا مفتی احمد علی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کا بہت ممنون ہے کہ انہوں نے اس ناچیز پر خصوصی شفقت فرمائی اور اس گرانقدر کتاب کو مرتب کرنے میں رہنمائی فرمائی۔ الحمدللہ کہ یہ کتاب اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ رب العزت سب معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ رب العزت کے حضور دعا ہے کہ وہ اس ادنی سی کوشش کو شرف قبولیت عطا فرما کر بندہ کو بھی اپنے چاہنے والوں میں شمار فرمالیں۔ آمین ثم آمین

محمد حنیف نقشبندی مجددی

عرض ناشر

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ

واتباعہ اجمعین الی یوم الدین۔ اما بعد!

نبی اکرم ﷺ نے خطبۃ حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ بَلِّغُوْ عَنِّی وَلَوْ آیَۃ (کہ تم مجھ سے جو کچھ سنو دوسروں تک پہنچادو)۔ چنانچہ صحابہ کرام سے لے کر عہد حاضر تک علماء و صلحاء اپنی بساط بھر یہ فریضہ سرانجام دیتے چلے آئے ہیں۔ سیدنا و مرشدنا حضرت اقدس مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم نے اپنے مشائخ سے علم و حکمت اور معرفت کے جو موتی اکٹھے کئے اور ہم تک پہنچائے، ہم نے بھی اپنا فرض جانا کہ ان موتیوں کی مالا بنا کر عوام الناس تک پہنچائیں تاکہ حضور اکرم ﷺ کے فرمان مبارک پر کسی نہ کسی درجے میں عمل کرنے کی سعادت ہمیں بھی حاصل ہو جائے اور حضرت کی ذات بابرکات کا فیضان ہر خاص و عام تک پہنچے۔ یہ ہمارے ادارے کا ایک مشن ہے جو انشاء اللہ سلسلہ وار جاری رہے گا۔

حضرت اقدس دامت برکاتہم کے بیانات کا پہلا مجموعہ "اصلاحی بیانات" کے عنوان سے 1996ء میں شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی جسے محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب نقشبندی نے اپنی شبانہ روز کاوشوں سے مرتب کیا تھا۔ تاہم ساتھیوں کے مشورے پر مجموعہ بیانات کے اس سلسلے کا نام اب خطبات فقیر رکھ دیا گیا ہے اور اس کی دوسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عزیزم محمد حنیف صاحب نقشبندی کے ادبی ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے یہ

ذمہ داری ان کو سونپی گئی۔ انہوں نے بھی اس صدقہ جاریہ کے حصول کیلئے اپنی دوسری مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کام کو اولیت دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم کے پودے پر عمل کے پھل لگا کر ان میں اخلاص کی مٹھاس بھر دیں۔ عزیزم ڈاکٹر شاہد محمود صاحب نے اس کتاب کی کمپوزنگ بڑے جذبے سے کی ہے اور اس کی تزئین سے ہمارا دل خوش کر دیا ہے۔ اللہ ان سے خوش ہو اور انہیں اپنا شوق و جذبہ نصیب فرمائے۔

قارئین کرام کی خدمت میں ایک ضروری گزارش ہے کہ اس کتاب کو ایک عام کتاب سمجھ کر نہ پڑھا جائے کیونکہ یہ بحر معرفت کے ایسے موتیوں کی مالا ہے جن کی قدروقیمت اہل دل ہی جانتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یہ صاحب خطبات کی بے مثال فصاحت و بلاغت، ذہانت و فطانت اور حلاوت و ذکاوت کا فقید المثال اظہار ہے جس سے اہل ذوق حضرات کو بھی محظوظ ہونے کا بہترین موقع ملا ہے۔ مزید برآں اگر اس کتاب میں کہیں بھی کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو یا اس میں مزید بہتری کی کوئی تجویز ہو تو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں تازیست اپنی رضا کیلئے یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مفتی احمد علی نقشبندی

اسلام میرا پسندیدہ دین کیوں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

دین انسانی ضرورت ہے: دین روح انسانی کیلئے ایسا ہے جیسے ہوا جسم انسانی کیلئے۔ انسان پیدا ہی مذہب کی فضا میں ہوتا ہے فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا۔ تاریخ عالم اس بات پر شاہد ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عرب سب خرابیوں میں گرو گھنٹال تھے۔ اسلام اسطرح آیا جس طرح سخت گرمی کے بعد باران رحمت یا اندھیری رات کے بعد آفتاب عالم تاب۔ آج سائنسی ترقی نے مشرق اور مغرب کے فاصلوں کو اس طرح سمیٹ دیا ہے کہ پوری دنیا ایک عالمی گاؤں (Global Village) بن گئی ہے۔ ذرائع ابلاغ نے ایک دوسرے کا مافی الضمیر سننے اور جاننے میں آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ نوجوان نسل انٹرنٹ (Internet) وغیرہ کے ذریعے حقائق تک پہنچنے کیلئے کوشاں ہے۔ ہر مذہب کا یہ دعوی ہے کہ ان کے دامن میں صداقتوں کا خزانہ موجود ہے۔ آج کے بیان میں مختلف ادیان کا تقابلی مطالعہ پیش کر کے یہ ثابت کیا جائے گا کہ اسلام میرا پسندیدہ دین کیوں ہے؟

"اسلام" ہی پسندیدہ دین ہے: ارشاد باری تعالی ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے)۔ دوسری جگہ فرمایا: وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ (اور جو چاہے

گا اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تو اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا)۔ پھر ایک جگہ پر فرمایا: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا) وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (اور میں نے تمہارے اوپر اپنی نعمت کو مکمل کر دیا) وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا)۔

دلیل نمبر1

ادیان عالم پر "اسلام" کی فضیلت: دنیا کے مختلف آسمانی ادیان اپنے اپنے وقت میں رب العالمین کی طرف سے بھیجے گئے۔ دین اسلام سب سے آخر میں آیا لہذا سب سے زیادہ کامل اور مکمل ہے۔ پہلے ادیان کے نام عموماً کسی شخصیت کے نام پر رکھے گئے یا کسی قبیلے کے نام پر۔ مثلاً یہود ایک قبیلہ تھا جس کی وجہ سے یہودی مشہور ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو Jesus Christ کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کرسچین مشہور ہوئے۔ زرتشت کا مذہب اپنے بانی کے نام پر مشہور ہوا۔ بدھ مت کا مذہب بدھا کے نام پر مشہور ہوا۔ جبکہ دین اسلام کا معاملہ جداگانہ ہے۔ اسلام نہ کسی آدمی کا نام تھا نہ کسی قبیلے کا اور نہ کسی جگہ کا نام تھا۔ اسلام کا لفظی مطلب ہے فرمانبرداری۔ انگلش میں کہتے ہیں To surrender یعنی کسی کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دینا۔ گویا جو شخص کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ پس دین اسلام اپنے نام کی نسبت اور معانی کے اعتبار سے دوسرے ادیان پر فضیلت رکھتا ہے۔

دلیل نمبر2

آسمانی کتب کا تاریخی جائزہ: بنی اسرائیل میں ہزاروں انبیاء علیہم السلام گزرے۔ بعض پر الہامی کتب بھی نازل ہوئیں۔ آیئے اس بات کا جائزہ لیں کہ ان انبیاء علیہم السلام کے حالات اور ان کی کتابیں مناسب وقت پر محفوظ ہو گئی تھیں یا نہیں۔

زبور میں تحریف: حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی مگر ان کی وفات سے پانچ سو سال بعد لکھی گئی۔ اس میں سو شاعروں کا کلام بھی داخل کر دیا گیا۔ جیسے مثنوی مولانا روم، گلستان اور بوستان وغیرہ کے بعض اشعار بڑے اچھے ہیں تاہم ان کو قرآن میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن انہوں نے اپنے وقت کے سو شاعروں کا منتخب کیا ہوا کلام زبور میں شامل کر دیا۔

تورات میں ردو بدل: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی۔ اہل بابل نے چھٹی صدی قبل مسیح میں بیت المقدس کو تباہ کیا تو تورات کی تختیاں ضائع ہو گئیں۔ پھر پانچویں صدی (ق م) میں جب بنی اسرائیل رہا ہوئے تو انہوں نے نئی تورات لکھی۔ تاریخ آج تک اس بات کو ثابت نہیں کر سکی کہ نئی تورات پرانی تورات کے بالکل عین مطابق ہے۔

- حضرت یونس 800 سال (ق م) نبی ہوئے۔ مگر 300 سال (ق م) ایک شخص نے ان کے حالات زندگی لکھے۔
- حضرت سلیمان کی وفات 933 سال (ق م) ہوئی مگر امثال سلیمان (Proverb) 250 سال (ق م) لکھی گئی۔
- یہ سب کتب 70ء میں بیت المقدس کی دوسری تباہی کے وقت ضائع ہو گئیں۔ صرف یونانی ترجمہ رہ گیا۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ترجمہ اصل کتاب تو نہیں ہو سکتا۔
- یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ آج بھی یہودیوں کے پاس قدیم ترین عبرانی نسخہ 914ء کا لکھا ہوا ہے۔
- بحیرہ مردار (Black Sea) کے قریب غار قمران میں سے جو عبرانی خریطے (تختیاں) ملے ہیں وہ بھی پہلی اور دوسری صدی قبل مسیح کے ہیں۔
- سامریوں کے ہاں تورات کا قدیم ترین نسخہ گیارہویں صدی عیسوی میں لکھا گیا۔

اورل لاء (Oral Law) کی حقیقت: یہودیوں کے کچھ قوانین ہیں جن کو وہ سینہ بہ سینہ آگے چلاتے ہیں۔ جیسے

ہمارے ہاں ضرب الامثال ہوتی ہیں جو پچھلے لوگوں نے بنائیں ان کو بعد میں آنے والے استعمال کرتے ہیں۔ ان ضرب الامثال کو "Oral Laws" کہا جاتا ہے۔ یہودیوں کے اورل لا تیرہ سو سال تک غیر مکتوب رہے۔ صرف سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہے۔ اب بتائیں کہ جو باتیں تیرہ سو سال تک سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہیں وہ تو رائی کا پہاڑ بن جاتی ہیں۔ یہی حال Oral Laws کے ساتھ ہوا۔ دوسری صدی عیسوی میں ایک شخص ابی یہودہ بن شمعون نے ان کو مشنا (Mishnah) کے نام سے تحریری شکل دی۔ فلسطینی یہودیوں نے ترجمہ کیا تو اس کا نام Halakah رکھا۔ بابلی یہودیوں نے جب ترجمہ کیا تو انہوں نے اس کا نام Haggadah رکھا۔ ان تینوں تحریف شدہ کتب کا مجموعہ تلمود کہلاتا ہے۔ اور یہی یہودیوں کا سرمایہ ہے۔

انجیل میں تحریف:

حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان سریانی تھی۔ انجیل (بائبل) پہلی مرتبہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد لکھی گئی۔ اس میں اختلاف ہے کہ یونانی زبان میں لکھی گئی یا آرامی زبان میں۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات ہوئی تو ان کے بعد "امثال سلیمان" نامی ایک کتاب جمع کی گئی اور اس کو سلیمانؑ کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔ پھر ان سب کتابوں کو بیت المقدس میں محفوظ کیا گیا۔ مگر 70ء میں جب بیت المقدس کو دوبارہ تباہ کیا گیا تو یہ ساری کتب ضائع ہو گئیں۔ صرف بائبل کا یونانی ترجمہ باقی رہا۔

عیسائیوں کو لاجواب کر دینے والے سوالات:

اگر عیسائیوں سے پوچھا جائے کہ New Testament کا ترجمہ لاطینی زبان میں کس نے کیا؟ کب کیا؟ کیوں کیا؟ تو اس کی تاریخ (History) ان کے پاس موجود نہیں۔ چوتھی صدی عیسوی میں عیسائی پادری نے سوچا کہ یہ تو اچھی بات نہیں ہے کہ ہمارے ہزاروں نسخے ہوں اور ہماری کتابیں آپس میں نہ ملتی ہوں لہذا ہمیں اس کا کچھ کرنا چاہیے۔ چنانچہ پوپ کے حکم پر نظر ثانی کی گئی اور ستر انجیلوں کو اکٹھا کیا گیا۔ مگر پیشوایان دین نصاریٰ نے ان میں سے چار کو منتخب کر لیا۔ کیوں ایسا کیا؟ عیسائی پوپ قیامت

تک اس کا جواب نہیں دے سکتے۔

ان چار میں سے ایک کا نام Sir King James Version ہے۔ وہ آج کل عیسائیوں کے ہاں بہت مقبول ہے۔ پتہ ہے "Version" (ورشن) کسے کہتے ہیں؟ اگر کسی کتاب میں ترمیم کر دی جائے، کمی بیشی کی جائے تو اس کے دوسرے ایڈیشن کو ورشن Version کہتے ہیں۔ بہرحال ورشن کا لفظ بتاتا ہے کہ اس کتاب میں کمی بیشی ہو چکی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پہلی کتاب اور نئی کتاب میں پانچ ابواب (Chapters) کا فرق ہے۔ پہلے پانچ ابواب زیادہ تھے بعد میں کم کر دیئے۔ وہ پانچ ابواب کیوں نکال دیئے؟ اس کا جواب آج تک عیسائی دنیا کے پاس کوئی نہیں ہے۔

سویڈن میں ایک عیسائی لڑکی سے مکالمہ:

فقیر نے ایک مرتبہ سویڈن کے ایک کالج میں اسلام کے عنوان پر لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ قرآن دنیا کی واحد کتاب ہے جو آج تک اصلی حالت میں موجود ہے۔ ایک عیسائی لڑکی نے سوال کیا کہ کیا ہمارے پاس اصلی کتاب نہیں ہے؟ فقیر نے پوچھا کہ یہ بتائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کس زبان میں نازل ہوئی؟ کہنے لگی، سریانی زبان میں۔ میں نے پوچھا کہ آج کس زبان میں ہے؟ کہنے لگی، انگریزی زبان میں۔ فقیر نے کہا، معلوم ہوا کہ جس زبان میں نازل ہوئی تھی آج اس زبان میں انجیل آپ کے پاس موجود نہیں ہے۔ وہ لڑکی کہنے لگی، ہاں میں تسلیم کرتی ہوں کہ ہمارے پاس اس کا انگریزی ترجمہ (Translation) ہے۔ فقیر نے کہا کہ اس کو آپ خدا کا کلام (Words of God) نہیں کہہ سکتے۔ اس نے ساری کلاس کے سامنے تسلیم کیا کہ واقعی اصل انجیل اس وقت موجود نہیں ہے۔

انجیل کا ترجمہ کیسے کیا گیا؟:

انجیل کا ترجمہ کرتے ہوئے عیسائیوں نے ایک انوکھا کام یہ کیا کہ لوگوں کے ناموں کا بھی ترجمہ کر دیا۔ حالانکہ کسی زبان میں بھی ترجمہ کیا جائے تو انسانی ناموں کا ترجمہ نہیں کرتے مثلاً ایک آدمی کا نام ہے مسٹر بلیک (Mr.Black) تو اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے اسے مسٹر کالا نہیں کہہ سکتے

مسٹر براؤن (Mr.Brown) کو مسٹر بھورا نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال یہ متفقہ اصول ہے کہ کسی کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے انسانی ناموں کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔

نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی انجیل میں موجود تھا احمد ﷺ کے نام سے۔ احمد کا لفظی ترجمہ ہے "سب سے زیادہ تعریف کرنے والا"۔ چنانچہ عیسائیوں نے اس کا ترجمہ کر دیا' دی پریزڈ ون (The Praised One)۔ اب اگر کوئی Praised One کا لفظ کہے تو سننے والا آدمی ہرگز ہرگز نہیں سمجھ سکتا کہ ہم کس کی بات کر رہے ہیں۔ اگر احمد ﷺ کے لفظ سے بات کریں تو ہر بندہ سمجھے گا کہ احمد ﷺ سے مراد اللہ کے پیغمبر کا نام ہے۔ عیسائیوں نے کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے نہ صرف ناموں کا ترجمہ کر دیا بلکہ ناموں کو بھی بدل کر رکھ دیا۔ مثلاً ان کے پیغمبر کا نام تھا عیسیٰ' ۔ اس کو انہوں نے ایسز (Esis) بنایا۔ پھر حسب عادت شروع میں جے (J) کا حرف شامل کر دیا اور جیسز (Jesis) بنا دیا۔ آج کی عیسائی دنیا حضرت عیسیٰ کو جیسز کہتی ہے۔ اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کا نام یوسف تھا۔ عیسائیوں نے شروع میں جے (J) لگا کر اسے جوزف (Joseph) بنادیا۔ یوحنا ایک لفظ تھا اس کے شروع میں جے (J) لگا کر اسے جوہن (John) بنادیا۔ ایک پیغمبر کا نام تھا یعقوب علیہ السلام' اس کو انہوں نے جیکب (Jacob) بنا دیا۔ بہرحال عیسائیوں نے بعض ناموں کا ترجمہ کر دیا اور بعض ناموں میں حروف شامل کر کے ان کو اصلی صورت سے پھیر دیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب ناموں کے ساتھ یہ سلوک کیا تو پھر بقیہ کتاب کا کیا حشر کیا ہو گا؟

زرتشت مذہب کی کتب کا جائزہ:

زرتشت مذہب کے بانی کا صحیح زمانہ پیدائش ہی معلوم نہیں ہے۔ اندازاً سکندر کی فتح ایران سے 250 سال پہلے تھا۔ اس کی کتاب "اوستا" اب ناپید ہے۔ جس زبان میں تھی وہ زبان بھی ناپید۔ سیرت کے متعلق صرف اتنا معلوم ہے کہ 40 سال کی عمر میں تبلیغ کی۔ وقت کا بادشاہ گشتاسپ مرید ہوا جس کی وجہ سے زرتشت سرکاری مذہب بن کر دنیا کے بعض حصوں میں پھیلا۔

بدھ مت کی کتب کا حال: بدھ مت کے پیشوا نے سرے سے کوئی کتاب ہی نہیں لکھی اور نہ ہی لکھوائی۔ اس کی وفات کے سو سال بعد ایک شخص نے اس کے اقوال اور حالات زندگی کو جمع کیا۔

اسلام میں حفاظت قرآن: اب آیئے قرآن پاک کی تدوین اور اس کے جمع ہونے کا جائزہ لیا جائے۔ قرآن پاک نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں چار طرح سے محفوظ کیا گیا۔

- ایک صورت تو یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ پر جب وحی آتی تو اس وقت آپ ﷺ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلاتے اور خود ان کو لکھوا دیا کرتے تھے۔ ان صحابہؓ کو کاتبین وحی کہتے ہیں۔ ان کے نام آج تک کتابوں میں باقاعدہ محفوظ ہیں۔
- دوسری صورت یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ خود حافظ قرآن تھے جب رمضان المبارک آتا تو آپ ﷺ جبرئیلؑ کے ساتھ بیٹھ کر دور کیا کرتے تھے۔
- تیسری صورت یہ تھی کہ کئی ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جنہیں شروع سے آخر تک قرآن پاک یاد ہو گیا تھا۔
- نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن پاک کو اس طرح محفوظ کیا گیا کہ کسی نے چمڑے پر لکھا' کسی نے پتھر پر لکھا اور کسی نے پتوں پر لکھا۔

پتوں پر لکھا ہوا قرآن مجید: فقیر کو سمرقند جانے کا موقع نصیب ہوا تو وہاں کی لائبریری میں لوہے کی تختیوں پر لکھا ہوا قرآن پاک دیکھا۔ لائبریری کی انچارج عورت نے ایک دوسرا نسخہ دکھایا۔ کہنے لگی' یہ ایک نادر چیز ہے۔ جب فقیر نے دیکھا تو آپ یقین کیجئے کہ اس کے پتوں کی رگیں ابھی تک اس طرح صاف نظر آتی تھیں جیسے شیشم کے درخت کا پتہ سامنے رکھ لیں تو اس کے اندر رگیں چلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ فقیر نے ان کو ہاتھ لگا کر دیکھا' وہ درخت کے پتے تھے مگر انہیں کتابی شکل میں بند کیا گیا تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ کب لکھا گیا تھا تاہم یہ یقینی طور پر کاغذ کی ایجاد سے پہلے کی بات ہو گی۔ سبحان اللہ! آج تک پتوں پر لکھا ہوا قرآن پاک محفوظ ہے۔

صدیق اکبرؓ کے دور میں قرآن مجید کی حفاظت:

جنگ یمامہ میں جب بہت سے حفاظ شہید ہوئے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے سے قرآن پاک کے مکتوبہ اجزاء کو یکجا کروایا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں حفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت بنادی اور فرمایا کہ سارے قرآن کو ایک جگہ پر اس طرح اکٹھا کریں کہ ایک حرف میں بھی تبدیلی نہ ہو۔ لہٰذا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جامع قرآن بننے کا شرف نصیب ہوا۔

حضرت عثمان غنیؓ کے نسخہ جات:

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قرآن مجید کے چار نسخے ایک جیسے لکھوائے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک میں بھیجے۔ ان چار میں سے دو نسخے اس وقت بھی محفوظ ہیں۔ ایک تاشقند میں ہے اور دوسرا استنبول میں۔ اس عاجز نے تاشقند والا نسخہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں نے تاریخ کی کتابوں میں پڑھا تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صحیفے پر ان کی شہادت کے وقت خون مبارک گرا تھا۔ جب میں فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ والی آیت پر پہنچا تو ٹھیک اس جگہ ایک دھبہ سا نظر آیا۔ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا دھبہ تھا۔ الحمد للہ کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے لکھے ہوئے قرآن پاک آج تک امت مسلمہ کے پاس محفوظ ہیں۔

قرآن مجید کے بارے میں دشمنوں کی گواہی:

جرمنی میں میونخ یونیورسٹی کا ایک مذہبی شعبہ "ڈیپارٹمنٹ آف تھیالوجی" کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں کے پروفیسروں نے بہت ساری رقم مختص کروائی تاکہ وہ دنیا کے مختلف حصوں سے مسلمانوں کی کتاب (قرآن مجید) کو اکٹھا کرکے دیکھیں کہ ان میں کوئی فرق تو نہیں۔ چنانچہ پوری دنیا کے مختلف علاقوں سے قرآن پاک کے چالیس ہزار نسخے اکٹھے کئے گئے اور ان سب نسخوں کے ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطے کو جب آپس میں ملایا گیا تو کہیں بھی فرق نہ نکلا۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (اس نصیحت نامے کو ہم نے نازل کیا اور اس کی

حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے)۔ بہرحال قرآن پاک کے جمع ہونے میں کوئی آدمی شک نہیں کر سکتا۔ پس یہ خدا کا کلام (Words of God) ہے۔

قرآن مجید کی زبان بھی محفوظ ہے: جس طرح خدا کا کلام محفوظ ہے اسی طرح جس زبان میں یہ اترا وہ زبان بھی آج تک محفوظ ہے۔ جب قرآن اترا تھا اس وقت صرف ایک ملک کی زبان عربی تھی اور آج 21 ممالک کی زبان عربی ہے۔ وہ زبان بھی زندہ' وہ کتاب بھی زندہ اور اس پر عمل کرنے والی قوم بھی زندہ۔ پس ثابت ہوا کہ اسلام کے دامن میں محفوظ آسمانی کتاب آج بھی موجود ہے۔ جبکہ عیسائیوں اور یہودیوں کے پاس آسمانی کتابیں موجود نہیں فقط ان کتابوں کے تحریف شدہ انگریزی ترجمے موجود ہیں۔

دلیل نمبر3

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت محفوظ ہے: ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ اللہ کے جس نبی نے ہم تک دین اسلام پہنچایا ہے اس کی سیرت بھی تو محفوظ ہونی چاہئے۔ اس کے بغیر ان کی اتباع نہیں کی جا سکتی۔ یہودی الٹے لٹک جائیں تو بھی ہمیں حضرت موسیٰؑ کی سیرت نہیں دکھا سکتے۔ مگر- دین اسلام- وہ مذہب ہے کہ جس کے پیروکار (مسلمان) اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتار کے بارے میں' کردار کے بارے میں' معاملات کے بارے میں' معاشرت کے بارے میں' معیشت کے بارے میں' ان کے نبوت کے زمانے سے لے کر ان کے دنیا سے رخصت ہونے تک کے شب و روز کی ایک ایک چیز کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔

دلیل نمبر4

اسلام دین فطرت ہے: حدیث پاک میں ہے۔ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ (ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے) گویا احکام اسلام کا علمی ذوق ہر سلیم الفطرت شخص میں موجود ہوتا ہے۔ ایک عام سادہ آدمی کسی مسئلہ

میں اسلامی شریعت کا حکم جاننا چاہے تو اس کے اپنے سینے میں مفتی موجود ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَلَوْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ (جب تجھے مفتی فتویٰ دیں تو اپنے دل سے بھی فتویٰ پوچھ لے) یہ نعمت یہودیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں وغیرہ کو نصیب نہیں ہے۔ عیسائیوں میں ازدواجی زندگی کو معرفت الٰہی کے حصول میں رکاوٹ سمجھنا اور عورت کو ننز (Nuns) یعنی ساری زندگی کنواری رہنے کی ترغیب دینا خلاف فطرت ہے۔ ہندوؤں میں خاوند کے مرجانے کی صورت میں بیوی کا جیتے جاگتے آگ کی چتا میں جل کرتی ہو جانا فطرت انسانی کے منہ پر طمانچہ ہے۔ یہودیوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ نبوت صرف بنی اسرائیل کی میراث ہے اور بقیہ انسانیت ان کے در کی گدا ہے خلاف عقل و دانش ہے۔ بدھ مت میں انسانی معاشرے سے فرار اختیار کر کے جنگلوں میں اکیلے رہنا اور کھانے پینے اوڑھنے کی ضروریات سے پرہیز کرنا فطرت انسانی کے خلاف ہے۔

دلیل نمبر 5

اسلامی عبادات سادہ اور قابل عمل ہیں:

اسلامی عبادات میں حیران کن حد تک سادگی ہے۔ نماز پڑھنے کیلئے وضو کرتے ہیں گویا ان اعضاء کو دھوتے اور پاک صاف کرتے ہیں جو عموماً کام کاج میں ننگے کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً بازو کہنیوں تک' پورا چہرہ' سر کے بال اور پاؤں ٹخنوں تک۔ یہی وضو کے فرائض ٹھہرے۔ باقی وضو کے اعمال سنت ہیں۔ کریں تو یقینی فائدہ ہے عذر کی وجہ سے نہ کرسکیں تو رخصت ہے۔ اگر کہیں پانی بھی میسر نہ آسکے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لی جائے۔ نماز کے اوقات کا انحصار طلوع فجر اور غروب شمس کے ساتھ کر دیا گیا۔ یہ ایک ایسا آسان کام ہے دنیا کا ہر امیر' غریب' صحتمند' بیمار' عالم اور جاہل اس کو سمجھ سکتا ہے۔ ہر مرد عورت' بچہ' سمجھدار اور بوڑھا باسانی نماز کے اوقات کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ فجر طلوع شمس سے پہلے' ظہر سورج کے زوال کے بعد' عصر غروب شمس سے پہلے' مغرب سورج غروب ہوتے ہی اور عشاء جب سورج غروب ہوئے اتنا وقت گزر جائے کہ آسمان پر ستارے چمک

جائیں۔ ان اوقات کو معلوم کرنے کیلئے کسی آلے کی ضرورت نہیں ہے۔ آدمی شہر میں ہو، ویرانے میں، جنگل میں، پہاڑ کی چوٹیوں پر یا سمندر کے متلاطم حصوں میں ہو، ہر حال میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہی نماز کے اوقات کا پتہ چلا سکتا ہے۔ نماز پڑھنے کیلئے پوری زمین جس پر ظاہری ناپاکی کے نشان نہ ہوں. کو مصلے کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ قبلہ کا رخ معلوم کرنے کیلئے اپنا اندازہ (تحری) لگائے پھر جس طرف گمان غالب ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔ بالفرض چار رکعت کی نیت باندھی اور پہلی رکعت مشرق کی سمت پڑھی مگر دوسری میں خیال غالب ہوا کہ نہیں قبلہ تو مغرب کی طرف ہے تو چاہئے کہ ادھر رخ کر لے اگر تیسری رکعت میں شمال کی طرف گمان غالب ہوا تو ادھر رخ کر لے۔ اگر چوتھی میں جنوب کی طرف سمت قبلہ ہونے کا گمان غالب ہوا تو ادھر رخ کر لے۔ ہر رکعت اگر مختلف سمت میں بھی پڑھی ہوگی تو نماز قبول کر لی جائیگی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (تم جدھر رخ کرو ادھر ہی اللہ ہو گا)۔

نماز کیلئے ستر عورت کو ڈھانپنا ضروری قرار دیا گیا کہ اتنا لباس تو غریب سے غریب ترین انسان کے پاس بھی ہوتا ہے۔ اگر بالفرض ایسی جگہ ہو جہاں انسان مادر زاد ننگا اور برہنہ ہے اور قریب نہ درخت ہیں نہ ہی گھاس وغیرہ ہے جس سے اپنا ستر چھپا سکے تو ایسی صورت میں بھی بیٹھ کر نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی۔ اگر صحت خراب ہے کہ کھڑا ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھ لے۔ اگر نماز میں غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو کی سہولت موجود ہے۔ اگر بالفرض سویا رہا آنکھ نہ کھلی یا ایسا عذر لاحق ہوا جو اختیار سے باہر ہے تو نماز کو قضا پڑھ لینے کی سہولت موجود ہے۔ گویا عبادات میں اتنی آسانی اور سادگی ہے کہ دنیا کا کوئی بھی انسان اسے ناقابل عمل قرار نہیں دے سکتا۔

اب ذرا یہودیت کی عبادات کا جائزہ لیں۔ دین یہود میں ہفتے کے دن آگ جلانا جائز نہیں۔ اب جن لوگوں کے ذریعہ معاش میں آگ کا استعمال ہے وہ کیا کریں؟ بیمار آدمی اگر اپنے لئے کھانا پکوانا چاہے تو کیا کرے؟ جہاں بجلی نہیں ہے اور چراغ جلایا جاتا ہے اگر

بجھ جائے تو کیا بنے گا؟ ہفتے کے دن نہ کارخانے چل سکتے ہیں نہ ہی ہر وہ کام کر سکتے ہیں جس میں آگ کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ عبادت انسان کیلئے کس قدر مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ مزید برآں یہودیوں کے نزدیک ہفتہ کے دن سواری پر سوار نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی ضروری کام کیلئے دور جانا چاہے یا معذور ہو' کمزور ہو کہ پیدل نہ چل سکتا ہو تو وہ کیا کرے؟ عقل کہے گی کہ اس عبادت نے تو ہمارا جینا حرام کر دیا۔ بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔

دین عیسائیت میں عبادت فقط چرچ میں ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی آدمی آبادی سے ذرا دور ہو تو وہ سنڈے پریئر (Sunday Prayer) سے محروم ہو گیا۔ مزید برآں اگر ہفتے کے دوسرے دنوں میں جی چاہے کہ عبادت کریں تو اتوار کے دن کا انتظار کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی آدمی کاروباری مجبوری کی وجہ سے چرچ نہیں جا سکتا تو وہ اپنے گھر میں عبادت نہیں کر سکتا۔ سمندروں میں سفر کرنے والے ملاح اور ماہی گیر پوچھیں گے کہ ہمارا کیا قصور کہ ہم عبادت سے محروم۔ پہاڑوں میں زندگی بسر کرنے والے کیسے عبادت کر سکیں گے۔ چلیں ایک دوسرے نکتے پر غور کریں کہ اگر کوئی عیسائی اپنے گناہوں سے توبہ کرنا چاہے تو اسے پادری کے سامنے جا کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا پڑے گا ورنہ توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اگر کوئی یہودی گناہوں سے توبہ کرنا چاہے تو اسے دیوار گریہ کے پاس جا کر رونا پڑے گا جبکہ کوئی مسلمان گناہوں سے توبہ کرنا چاہے تو نہ کہیں جانے کی ضرورت' نہ ہی کوئی مال پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت' فقط اپنے دل میں ندامت محسوس کر کے آئندہ گناہ نہ کرنے کا اقرار کر لے توبہ قبول ہو جائے گی۔ حدیث پاک میں ہے اَلدِّیْنُ یُسْرٌ (دین میں آسانی ہے)۔ قرآن مجید میں ہے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے تنگی کا نہیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا (آسانیاں پیدا کرو مشکلات پیدا نہ کرو)۔

پس ثابت ہوا کہ یہودیت اور عیسائیت میں عبادات کا تصور اتنا آسان نہیں جتنا کہ اسلام میں ہے۔

دلیل نمبر6

اسلام عالمی دین ہے: اسلام ساری دنیا کیلئے محبت و سلامتی کا پیغام لایا ہے۔ پیغمبر اسلام نے فرمایا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (اے انسانو! میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں)۔ دوسری جگہ فرمایا گیا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا (تمام انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بن کر آئے)۔ رحمت للعالمین ﷺ کی رحمت سب انسانوں کیلئے ہے زمین کے بسنے والے ہوں یا چاند پر یا مریخ پر جا کر آباد ہونے والے ہوں۔ اسی لئے فرمایا گیا اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (تم سب کے سب سلامتی میں داخل ہو جاؤ)۔ دوسری جگہ فرمایا گیا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا (تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو)۔ وحدت قومیت کا نظریہ انوکھا ہے۔ اختلاف زبان اور جائے الوان کی حدود ٹوٹ گئیں۔ یہ اجتماعیت اور سلامتی کا نظریہ اسلام ہی کا پیش کردہ ہے۔ اہل فارس کا دعویٰ ہے کہ نبوت کا شرف صرف ایرج ہی کی اولاد کو ملا ہے۔ بنی اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ نبوت ان کی میراث ہے۔ ہندوالوں کا دعویٰ ہے کہ آکاش وانی کا درشن صرف گنگا جمنا کا اشنان کرنے والوں کیلئے ہے۔ اہل چین کا دعویٰ ہے کہ فرزند آسمانی صرف وہی ہیں۔ مگر اسلام نے "کافہ" اور "جمیعا" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

دلیل نمبر7

اسلام کامل دین ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ (آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا)۔ پس دین اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی عطا کرتا ہے۔ انفرادی زندگی' اجتماعی زندگی' ازدواجی زندگی' سیاسی مسائل' معاشی مسائل' معاشرتی مسائل' عبادات و اخلاقیات' امن و سلامتی کے احکام' بیع و شراء کی تفصیلات' غرض بچے کے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک' پھر مرنے سے لے کر روز محشر کھڑا ہونے تک اور حساب و کتاب سے لے کر جنت و جہنم میں داخلے تک کی تمام تفصیلات بتا دی گئی ہیں۔ یہودیت اور عیسائیت کو فقط عبادات و

اخلاقیات تک محدود کر دیا گیا۔ زندگی کے دوسرے شعبوں میں انسان حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔ اسی لئے مغرب نے سیاست کو دین سے الگ کر کے ہوا و ہوس کے تقاضے پورے کرنے کیلئے راہیں پیدا کر لیں۔ بقول شخصے

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

دلیل نمبر 8

اسلام علم و برہان کا حامی ہے:

اسلام نے تحصیل علم کو مقصد عظیم بنا کر انسانیت کے سامنے پیش کیا۔ قرآن کا آغاز علم کے بیان سے ہوا فرمایا اِقْرَأْ (پڑھیے)۔ نبی رحمت ﷺ کو یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ (کتاب کی تعلیم دینے والے) کا لقب عطا کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ" (علم حاصل کرو پنگھوڑے سے لے کر قبر میں جانے تک)۔ گویا انسانی زندگی میں کوئی ایسا وقت نہیں آنا چاہیے جب وہ اپنے آپ کو علم سے فارغ سمجھے۔

- نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "علماء کے قلم کی سیاہی شہیدوں کے خون سے زیادہ قیمتی ہے۔"
- نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے"۔
- قرآن مجید میں محبوب خدا ﷺ کی دعا کے متعلق ارشاد فرمایا "قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا" "اے پروردگار! میرے علم کو بڑھا۔"
- قرآن مجید میں علماء کی عظمت و فضیلت ان الفاظ میں بیان کی گئی يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (اللہ تم میں سے ان لوگوں کے رتبے بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور جو علم دیئے گئے)
- اسلام نے ہر مسلمان کو شہد کی مکھی بن کر علم حاصل کرنے کی تلقین کی هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا (کیا تمہارے پاس علم ہے جسے نکالو تم ہمارے لئے!)۔

* -اسلام نے جھگڑے کے وقت بھی علمی دلائل طلب کیے۔ فرمایا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (اپنا برہان پیش کرو اگر تم سچے ہو)۔
* -اسلام نے جاہلیت کے دور میں اقوام عالم کو علم سکھایا۔ سیبویہ 'بو علی' زجاج آئمہ لغت و نحو تھے مگر عربی النسل نہیں۔ امام اللغت اسمٰعیل بن محمد جوہری' استاد مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی بھی عربی النسل نہیں تھے۔ ابو الفرج (مسیحی) کی تصانیف عربی میں بکثرت ہیں جبکہ وہ مالٹا کا باشندہ ہے۔ مورخ الشہیر برہان الدین موصل میں پیدا ہوئے۔ علامہ ابن خلدون تیونس میں پیدا ہوئے اور فلسفہ تاریخ کے موجد بنے۔ مقریزی کے وجود پر بعلبك کو فخر ہے۔ امام اعظم" اہل فارس سے' امام بخاری" ' امام مسلم" ' امام ترمذی" وغیرھم وسط ایشیا سے تھے۔ سائنسی علوم میں رئیس الاطباء بو علی سینا نے "القانون فی الطب" لکھی جو آج بھی مستند ہے۔ الجبرا کا مخرج عربی کا لفظ "الجبرا" ہے۔ ریاضی کا جدید تصور "الگوارزم" محمد بن موسیٰ کے "الخوارزم" سے مشتق ہے۔ اس کی کتاب "کتاب المختصر فی حساب الجبر و المقابلہ" کے لاطینی ترجمے کے ذریعے الجبرا یورپ میں متعارف ہوا۔ بصریات کی سائنس کی ابتدا ابو الہیثم نے "کتاب المناظر" تصنیف کر کے رکھی۔ علی بن عیسیٰ نے "تذکرۃ الکحالین" لکھی اور جراحی میں مخدرات کے استعمال کی تجویز پیش کرنے والا پہلا شخص بنا۔

تورات اور انجیل میں علم حاصل کرنے کی اہمیت پر اسقدر روشنی نہیں ڈالی گئی جسقدر اسلام نے علم کے حصول کی ترغیب دی۔ یہ اسلام کا امتیاز ہے۔

دلیل نمبر9

اسلام اخوت کاملہ کا دین ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا" اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ اسلام نے حمیت الجاھلیت دلوں میں رکھنے والے لوگوں کو اخلاقیات کا ایسا درس دیا کہ

دشمن دوست بن گئے، رقیب رفیق بن گئے اور عدو حبیب بن گئے۔ قرآن نے یوں منظر کشی کی "وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا" (تم یاد کرو اللہ کی نعمت کو کہ جب تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم بھائی بھائی بن گئے)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مواخات کے ایسے واقعات پیش آئے کہ تاریخ انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے مسکرا کر کہا کہ "سیدنا بلال" آگئے۔ دوسرے موقع پر کہا "سیدنا ابوبکر اعتق سیدنا بلالؓ"

دلیل نمبر 10

اسلام مساوات عامہ کا حامی و داعی ہے: انسان ہونے کے ناطے ہم سب آدمؑ کی اولاد ہیں۔ لہٰذا کسی گورے کو کالے پر اور کسی عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ" (بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ مکرم ہے جو زیادہ متقی ہے)۔ پس تکریم و تفضیل کی بنیاد نیکو کاری اور پرہیزگاری ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعْظِيْمَهَا بِالْآبَاءِ۔ اَلنَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ" (اے قریش! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور آباء و اجداد پر ناز کرنا منع کر دیا۔ انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تخت کی بجائے سفید زمین پر نشست اس لئے اختیار کی کہ سب خاک نشین ہم فرش ہو جائیں۔ اس کا بہترین نمونہ نماز کی صف ہے کہ جہاں امیر، غریب، چھوٹا، بڑا سب ایک ہو جاتے ہیں۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز　　قبلہ رو ہو کر زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز　　نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے　　تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

دلیل نمبر11

اسلامی شریعت کو انسانی قوانین پر برتری حاصل ہے:

عقل انسانی اپنے تجربات و مشاہدات کی بنیاد پر جو قوانین مرتب کرتی ہے وہ ناپائیدار ہوتے ہیں۔ حالات کی ذرا سی تبدیلی کئی ایسے معاملات سے پردہ اٹھاتی ہے کہ قوانین میں تبدیلی کرنی پڑ جاتی ہے۔ اس لئے انسانی قوانین میں وقتاً فوقتاً ترمیم و تنسیخ ضروری ہو جاتی ہے۔ اسلامی شریعت کے قوانین کو انسانی قوانین پر برتری تین وجوہات سے حاصل ہے۔

1) - اسلامی شریعت کو انسانی قوانین پر حال و مستقبل کے لحاظ سے برتری حاصل ہے۔
اسلامی معاشرے کے جو بنیادی اصول چودہ سو سال پہلے بتائے گئے اگر وہ حق و انصاف کی آنکھ سے دیکھے جائیں تو سورج کی طرح چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ یورپ نے آج سائنسی دور میں بھی انسانی حقوق' امن و سلامتی' عدالت و انصاف کے اسلامی قوانین کو اپنانے ہی میں عافیت سمجھی ہے۔ امریکہ نے واشنگٹن میں سپریم کورٹ کی مرکزی عمارت بنائی تو اس کے لاؤنج میں نبی اکرم ﷺ کے بعض فرامین کو آرٹس (کیلیگرافی) کے انداز میں لکھوایا جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے پیغمبر ﷺ نے انصاف کا اسقدر بول بالا کیا کہ آج کا انسان ان کو خراج عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

2) -اسلامی شریعت کو انسانی قوانین پر مکان (مشرق و مغرب) کے لحاظ سے برتری حاصل ہے۔ اسلامی قوانین دنیا کے ہر ملک کیلئے قابل عمل ہیں۔ زمین کے فاصلے ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

3) -اسلامی شریعت کو انسانی قوانین پر معیار زندگی (امیر و غریب) کے لحاظ سے برتری حاصل ہے۔

دلیل نمبر12

بنیادی حقوق میں اسلامی شریعت کا امتیاز: اسلامی شریعت کو بنیادی حقوق کے میدان میں بھی امتیاز نصیب ہے۔

① **آزادیٔ مذہب:** اسلام نے عقیدے کے معاملے میں انسان پر جبر و اکراہ کی بجائے آزادی و اختیار کی راہیں کھولیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں)۔

② **آزادیٔ فکر:** اسلامی شریعت نے کائنات کے متعلق انسانی سوچ کو فکر و عمل کی آزادی بخشی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ (بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور دن اور رات کے اختلاف میں عقلمندوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں)۔

③ **آزادیٔ رائے:** اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو آزادی رائے عطا کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (اور آپ اپنے امور میں ان سے مشورہ کیا کیجئے)

دلیل نمبر13

ازدواجی زندگی کے اصول و ضوابط: اسلام نے زندگی کے ہر میدان میں انسان کو رہنمائی عطا کی ہے۔ بالخصوص ازدواجی زندگی کے کامیاب ہونے کیلئے سنہری اصول و ضوابط بتائے گئے ہیں۔ نکاح و طلاق کے مسائل، حقوق زوجین، والدین کے حقوق اولاد کی تعلیم و تربیت اور وراثت وغیرہ کے ایسے شاندار ضابطے متعین کئے ہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ مادی ترقی اور وسائل کی فراوانی کے باوجود یورپ میں طلاق کی شرح 60 فیصد سے زائد ہے جبکہ اسلامی ممالک میں 6 فیصد بھی نہیں ہے۔ اس کے باوجود اسلامی ممالک کو تھرڈ ورڈ (Third World) کہا جاتا ہے۔

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہئے

دلیل نمبر 14

اسلام اور مسئلہ غلامی: جنگی قیدیوں کے متعلق ترقی یافتہ قوموں کا رویہ بھی بڑا سخت رہا ہے۔ اکثر ممالک میں جنگی قیدیوں کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے علاوہ طرح طرح کی ذہنی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات تو کھانے میں دوائیں ملا کر ان کو ذہنی طور پر مفلوج کر دیا جاتا ہے۔ جنگی قیدیوں کو کسی طرح کی رعایت دینا گوارا نہیں کیا جاتا۔ جنگ عظیم اول اور دوم میں یورپ نے جنگی قیدیوں کا جو عبرتناک حشر کیا اس کی داستانیں سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ پوری دنیا میں اسلام ہی وہ مذہب ہے جو جنگی قیدیوں کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ اکثر لوگ مسئلے کی تفصیلات کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یوں سمجھتے ہیں کہ اسلام انسانوں کی خرید و فروخت کی اجازت دیتا ہے جو کہ بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی فوج مسلمانوں پر حملہ کرے اور مسلمان فتح یاب ہوں تو وہ جنگی قیدیوں کا کیا حل کریں؟ اس کی چند صورتیں ہیں۔

①۔ قیدیوں کو آزاد کر دیا جائے۔ یہ عقل و دانش کے خلاف اور دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع دینے کے مترادف ہے۔ یہ تو برے کو برائی کا موقع دینا ہوا لہٰذا یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔

②۔ قیدیوں کو قتل کر دیا جائے۔ یہ کبھی کبھی عبرت سکھانے کیلئے تو ٹھیک ہے تاہم مسئلے کا مستقل حل نہیں ہے۔ اس سے اسلام کو تو کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا فقط دشمن کا نقصان ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی حل نہ ہوا۔

③۔ تیسری صورت یہ ہے کہ قیدیوں کو فوجیوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ یہ لوگ اسلامی زندگی کو قریب سے دیکھیں اور ممکن ہے کہ اسلام قبول کر لیں۔

یہ جنگی قیدی اگر مرد ہے تو غلام کہلائے گا اور اگر عورت ہے تو باندی کہلائے گی۔ ان کا درجہ آزاد مسلمانوں کے برابر ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تاہم اسلام نے ان کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کے متعلق تعلیم دی ہے کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلام کو کھلاؤ، جو خود پہنو

وہی ان کو پہناؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ اگر انہیں آزاد کرو گے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ غلام چونکہ اپنے مالک کی ملکیت میں ہوتا ہے لہٰذا اس سے کام کاج کروانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اگر کوئی مالک محسوس کرے کہ اسے غلام کی ضرورت نہیں تو وہ کسی دوسرے مسلمان سے رقم یا کوئی چیز لے کر غلام اس کی ملکیت میں دے سکتا ہے۔ اسلامی شریعت کا اصل ہدف یہ رہا ہے کہ یہ دشمن جنگی قیدی جب مسلمانوں کے اخلاق کو دیکھیں گے تو مسلمان ہو جائیں گے اور تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دنیا میں غلاموں نے بڑے بڑے علمی اور عملی کارنامے سرانجام دیئے۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

سالم رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں مگر راہ ہجرت میں مسلمان مہاجرین کے امام بنے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ غلام ہیں مگر سریہ موتہ میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کے امیر بنے۔ صہیب رومی رضی اللہ عنہ تھے غلام مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی مرض الموت میں انہیں اسوقت تک مسجد نبوی کا امام بنایا جب تک خلیفہ کا انتخاب نہ ہو گیا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر کتب تفسیر میں سید المفسرین کہلائے۔ حسن بصری رحمہ اللہ کنیز زادے تھے مگر صوفیاء کے امام بنے۔ نافع رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر عن مالک عن نافع بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ میں سلسلہ الذہب کہلائے۔ بقول امام بخاریؒ "یہ روایت کا سلسلہ آسمان کے نیچے روایت کا اصح ترین سلسلہ ہے۔

محمود سبکتگین غلام ابن غلام تھا مگر بادشاہ بنا اور سومنات کا فاتح کہلایا۔ ایلمین غلام تھا مگر مامون الرشید کا جرنیل بنا۔ قاہرہ یونیورسٹی کا بانی جوہرہ غلام تھا۔ طارق بن زیاد فاتح جبرالٹر غلام تھا۔ ہندوستان کا پہلا مسلمان بادشاہ ایک غیاث الدین غوری کا غلام تھا۔

اس کی بنیادی وجہ اسلامی تعلیمات کا حسن و کمال ہے کہ مسلمانوں کو غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں آپ کے نواسے حضرت ... غلام زادے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے پروردگار! ... تا ہوں جو کوئی ان سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت فرما"۔

سبحان اللہ۔ اپنے نواسے اور غلام زادے کے ساتھ مساوات اور محبت کا یہ سلوک دیکھ کر دنیا انگشت بدنداں نہ ہو تو کیا کرے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حقیقی پھوپھی زاد بہن سے اسکا نکاح کیا۔

اسلامی شریعت کی ان تعلیمات کا یہ اثر ہوا کہ اکثر و بیشتر جنگی قیدی اسلام قبول کر لیتے اور بعض اوقات بڑے بڑے علمی کمالات کے حامل بنتے۔ خلیفہ ہشام بن عبد المالک نے حضرت عطاءؒ سے پوچھا کہ اسلامی شہروں کے فقیہ جو غلام ہیں ان کے متعلق بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مدینے میں نافعؒ۔ مکہ میں عطاء ابن ابی رباحؒ۔ یمن میں طاؤسؒ بن کیسان۔ یمامہ میں یحیٰؒ بن کثیر۔ شام میں مکحولؒ۔ موصل (الجزیرہ) میں میمون بن مہرانؒ۔ خراسان میں ضحاک بن مزاحمؒ اور بصرہ میں عطاء الحسن بصریؒ و ابن سیرینؒ سب غلام ہیں۔ جبکہ صرف کوفہ میں ابراہیم النخعیؒ عربی النسل تھے۔

دلیل نمبر15

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟:

اسلامی تعلیمات میں ایسا حسن و جمال ہے کہ ہر دید و دانش رکھنے والا انسان بے اختیار اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔ اس کے سایہ رحمت میں اسے امن و آشتی کا سانس نصیب ہوتا ہے۔ یہود و نصاریٰ نے الزام تراشی کی انتہا کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام تو تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ یعنی چند جنگجو انسانوں کا گروہ مسلمانوں کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گیا تھا۔ انہوں نے قوت بازو سے عرب و عجم میں اسلام کو پھیلا دیا۔ جب پوچھا گیا کہ ان انسانوں کو کس تلوار نے مسلمانوں کے پیغمبر کے گرد جمع کر دیا تھا تو بغلیں جھانکنے لگے۔ یہ کہے بغیر نہیں رہا جاتا کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ آیئے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

* ۔یہود میں سے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام، عیسائیوں میں سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، قبیلہ لخم کے پادری تمیم داری رضی اللہ عنہ، مجوس میں سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حبش سے بلال رضی اللہ عنہ، روم

سے صہیب رضی اللہ عنہ ' ایشیائے کوچک سے عداس رضی اللہ عنہ ' افریقہ سے باقوم رضی اللہ عنہ جیسے حضرات کا اسلام قبول کرنا گویا اسلام کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

- بادشاہوں کا نظارہ دیکھو۔ اکیدر شاہ ' دومت الجندل ' جیفر شاہ بحرین ' اصحمہ رضی اللہ عنہ شاہ ابی سینا ' ذوالکلاع رضی اللہ عنہ شاہ حمیر جیسے فرمانروا عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ ' ابو ذر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ جیسے فقراء کی اوٹ میں بیٹھے نظر آئیں گے۔ ملک یمن کا وائسرائے باذان اور ملک شام کا وائسرائے فروہ خزاعی دونوں دور سے خط غلامی پیش کر رہے ہیں۔
- ابن زہیر جیسا سخن گستر ' نابغہ جیسا زبان آور ' کعب جیسا زمزمہ سنج ' حسان رضی اللہ عنہ جیسا حقیقت پسند ' یہ وہ لوگ ہیں جو ایک قصیدہ پڑھ کر قوم کو لڑانے والے یا ملانے والے تھے مگر یہاں سب فصاحت و بلاغت بھول کر چپ چاپ بیٹھے ہیں۔
- اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کے دائیں بائیں دیکھیے۔ آپ کو فاتح عراق خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ' فاتح شام ابو عبیدہ عامر رضی اللہ عنہ ' فاتح ایران سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ اور فاتح مصر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نظر آئیں گے۔
- کوئی بتا سکتا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تلوار لے کر نکلے تھے مگر چند ساعات کے بعد سر جھکائے کیوں کھڑے ہیں؟
- بتایئے تو سہی کہ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قلب و جگر کو چبانے والی اور ان کے اعضاء کو ہار کی شکل میں پرو کر گلے میں ڈالنے والی ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ نے کفر کی بازی کیسے ہاری اور اسلام کو سینے سے کیوں لگایا؟
- کوئی جواب دے کہ خالد رضی اللہ عنہ بن ولید ' کرزی بن جابر الفھری ' عینیہ بن حسین الفرازی ' سہیل بن عمرو قریشی ' ثمامہ بن اسال نجدی ' اور ابو سفیان بن حرب کو کس تلوار نے گھائل و مائل کیا۔
- سوچئے کہ حضر موت۔ حیرہ۔ احسا۔ بحرین اور حبشہ وہ علاقے ہیں جہاں کوئی مسلمان سپاہی نہیں گیا پھر وہاں کے بادشاہ مسلمان کیوں ہوئے؟
- ترکوں کی تاریخ کیوں نہیں دیکھتے کہ ساتویں صدی کے آغاز میں خلافت عباسیہ کا نشان

مٹا دیا گیا مگر نصف صدی میں مفتوحین کے دین نے فاتحین کے دلوں کو فتح کر لیا۔ کیا اس قوم کا داخل اسلام ہونا انجذابی طاقت و قوت کی دلیل نہیں ہے؟

پس اسلام ہی ہے جو مشرق کو مغرب سے ملا سکتا ہے اور یہی میرا پسندیدہ دین ہے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَبِالْاِسْلَامَ دِيْنًا

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○